پاکستان کی بقا اسلام کی سربلندی میں پنہاں ہے!

گورنر ہاؤس کراچی میں منعقدہ استحکام پاکستان کانفرنس سے

صدر وفاق المدارس، شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کا خطاب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد:

فقد قال اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ فی محکم تنزیلہ أعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم، فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ.

قابل صد احترام علماء کرام وحاضرین مجلس!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں جب یہ اعلان فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا.

جس کے بعد حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی آخر الزمان ہونے کے ناطے آخری آسمانی ہدایت مذہب اسلام کو سارے عالم میں پہنچانے کے بعد سب کو گواہ بنا کر فرمایا: الاھل بلغت؟ اللّٰھم فاشھد

اور امت کے ذمے لگاتے ہوئے فرمایا: فلیبلغ الشاھد منکم الغائب!

اس عمومی ذمہ داری کے ساتھ اللہ نے خود قرآن حکیم میں فطری تقاضا کے تحت اپنے بندوں کو حکم دیا کہ ہر طبقے میں سے ایک جماعت حصول دین کے لیے وقف کی جائے تا کہ وہ دین کی صحیح سمجھ حاصل کر کے اپنی قوم و طبقے کو رہنمائی فراہم کر سکیں، جس کی بنیاد خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور علماء امت کو اپنے ورثاء قرار دیا، الحمد للہ اس وقت سے آج تک علماء امت نے نا صرف اس ذمہ داری کو دیانتاً ادا فرمایا جس کی زندہ مثال چودہ سو سال سے زاید عرصہ گزرنے کے باوجود دین کا اپنی اصلی حالت میں برقرار رہنا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ امت کے ہر مشکل اور کٹھن وقت میں پہلی صفوں میں موجود رہے، جس کی نظیر ماضی قریب میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور اس کے بعد دو قومی نظریہ کی بنیاد پر مملکت خداداد پاکستان کا قیام، جس کا بنیادی مقصد لا الٰہ الا اللّٰہ قرار دیا گیا۔ جس کا وجود اسلام

کے نام پر ہوا، جس کا اظہار شاعر مشرق علامہ اقبال رحمہ اللہ کے کلام میں جا بجا نظر آتا ہے۔

الغرض روز اول سے علماء امت نے قطع نظر کسی خاص مسلک و مشرب کے اپنے فرائض احسن طریقے سے انجام دیے، اس حوالے سے ملکی دینی تعلیمی اداروں کا کردار بھی قابل ذکر سمجھتا ہوں جنھوں نے قیام پاکستان سے آج تک باوجود نامساعد حالات کے ملک کی تعلیمی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور ہمیشہ وقت اور حالات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر کے لیے آج بھی کوشاں ہیں، اپنے تمام مقتدر حضرات کو حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت سنانا چاہتا ہوں جو دینی تعلیم و تعلم میں مصروف افراد کے حوالے سے امت کے کردار کو طے کرتی ہے:

كن عالماً أو متعلماًاو مستمعاًاو محباً و لا تكن الخامسة فتهلك (طبرانی)

آج بھی اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے علمائے امت جب کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان عالمی دشمنوں و سازشوں میں گھرا ہوا ہے، ملکی سلامتی کے لیے اداروں کے شانہ بشانہ ملک کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کا پہرہ دے رہے ہیں۔ اور پچھلی ڈیڑھ ڈھائی عشرے سے ملک میں جاری شورش کے خلاف تحریر و تقریر کی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں اور اس نازک وقت میں حتی الامکان وحدت امت کے لیے کوشاں ہیں، جس کی تازہ نظیر پیغام پاکستان نام سے تیار کردہ دستاویز ہے جس میں ملک کے تمام علماء کا وہ متفقہ فتویٰ ہے جس کی رو سے کسی بھی مقصد کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسلح جدوجہد کی کلی ممانعت کی گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک الدین النصیحة کے تحت میں حکومت وقت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس مملکت کا وجود اللہ تعالیٰ کے نام پر ہوا، اس کی بقاء بھی دین اسلام کی سربلندی میں پنہاں ہے، جو نا صرف ایک مذہبی فریضہ ہے، بلکہ قرارداد مقاصد اور ''انیس سو تہتر'' کا آئین، قانونی و دستوری طور پر بھی ہمیں اس کا پابند بناتا ہے۔

لہٰذا اس نازک دور میں تمام مسائل کا حل اسلام کی سربلندی میں مضمر ہے، اور مسلح افواج کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے شعار ''ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ'' کے صحیح مفہوم سے ہماری بہادر سپاہ کو روشناس کرانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں۔ ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم کو چومے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص سے اپنے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں اور ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔ آمین!

والسلام علیکم و رحمة اللہ و بر کاته!